صحیح احادیث و آثار کی روشنی میں سورتوں اور آیات کے فضائل

مِفْتَاحُ النَّجَاةِ

فِي فَضَائِلِ السُّوَرِ وَالْآيَاتِ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست

عرض مؤلف

قرآن کریم کی بعض آیات اور سورتیں بعض دوسری آیات وسورتوں پر مقام ومرتبہ میں فضیلت رکھتی ہیں۔ متکلم کے اعتبار سے تو سارا قرآن برابر ہے، کیونکہ سب آیات اور سورتیں ایک ہی متکلم (اللہ تعالیٰ) کا کلام ہیں، مگر اپنے مدلولات اور موضوعات کے اعتبار سے فرق ہے، مثلاً سورت اخلاص اللہ تعالیٰ کے اسما وصفات پر مشتمل ہے، یہ سورت لہب کی طرح نہیں ہوسکتی، کیوں کہ وہاں ابولہب کا حال وانجام بیان ہوا ہے۔ اسی طرح انداز بیان کی قوت وتاثیر کے اعتبار سے بھی آیات وسور میں تفاوت ہے۔ بعض آیات چھوٹی ہوتی ہیں، لیکن ان میں ترغیب وترہیب کا گراں قدر سامان موجود ہوتا ہے۔

بعض آیات طویل ہوتی ہیں، لیکن ان میں وہ قوت وتاثیر نہیں ہوتی، سورت بقرہ کی آیت دَین (نمبر: 282) کی مثال لیجیے۔ اس آیت میں لوگوں کے باہمی معاملات ڈسکس کیے گئے ہیں اور یقیناً ان میں وہ تاثیر نہیں ہوگی جو سورت آل عمران کی آیت نمبر ۱۸۵ میں ہے۔ کیوں کہ اس آیت مبارکہ میں انسانوں کو وعظ ونصیحت کی گئی ہے اور ترغیب وترہیب سے کام لیا گیا ہے، یہ چیز آیت دَین میں نہیں ہے، حالاں کہ آیت

ذین اس سے لمبی ہے۔

سورت اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم: 811) اس سورت کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ضرور ہے، مگر یہ ایک تہائی قرآن سے کفایت نہیں کرسکتی، اسے یوں سمجھئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے، گویا کہ اس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کیے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (صحیح مسلم: 2693)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس پر چار غلام آزاد کرنا واجب ہوں، کیا اسے دس مرتبہ ان کلمات کا ورد کرنا کفایت کرے گا؟ بالکل نہیں، البتہ ثواب ان دونوں کا برابر ہے۔

اسی طرح جو شخص نماز میں سورت اخلاص تین مرتبہ پڑھے، یہ سورت فاتحہ سے کفایت نہیں کرے گی۔

اہل علم نے ایک تہائی قرآن کے برابر ہونے کی توجیہ یوں بیان کی ہے کہ قرآن کریم میں تین بڑی مباحث ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبریں۔
2. مخلوقات کے بارے میں خبریں، جیسا کہ پہلی امتوں کے احوال وظروف، اسی طرح موجودہ یا آئندہ حالات کی بابت خبریں۔
3. توحید ورسالت اور نماز وغیرہ کے احکام ومسائل۔

سورت اخلاص پہلے موضوع کو سموئے ہوئے ہے، لہٰذا یہ تہائی قرآن ہے۔

سورتوں کے فضائل کے اسی تفاوت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے یہ ایک کتابچہ

ترتیب دیا ہے، جس میں قرآن کی بعض سورتوں اور آیات کے فضائل بیان کیے گئے ہیں اور اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ صرف وہ فضائل بیان کیے جائیں، جو صحیح اور ثقہ اسناد سے وارد ہوئے ہیں، ضعاف اور موضوعات سے اجتناب کیا گیا ہے۔

اس کا نام مِفْتَاحُ النَّجَاةِ فِي فَضَائِلِ السُّوَرِ وَالْآيَاتِ منتخب کیا گیا ہے۔

مقصود یہ ہے کہ احادیث نبویہ میں جن آیات اور سورتوں کی فضیلت وارد ہوئی ہے، ان کی قرائت وتلاوت قارئین کی زندگی کا حصہ بن جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ ناز میں شرف قبولیت سے نوازے اور اس کا فیضان قیامت تک جاری وساری رکھے۔ اسے میرے لیے، میرے اساتذہ کرام اور جملہ معاونین کے لیے توشہ آخرت بنائے۔ آمین!

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

0300-5482125

سورت فاتحہ

سورت فاتحہ ایک سو تیرہ حروف، پچیس کلمات اور سات آیات پر مشتمل ہے۔ جو نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے، اس کو قرآن کی اساس بھی کہا جاتا ہے، ام القرآن، الحمد للہ، ام الکتاب، سبع مثانی اور قرآن عظیم اسی کے نام ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کی مستقل آیت ہے۔

1 سیدنا ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ : أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الأنفال: 24) ثُمَّ قَالَ لِي: لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ، قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ، قُلْتُ لَهٗ : أَلَمْ تَقُلْ : لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الفاتحة: 2) هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُوْتِيْتُهٗ.

''میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے آواز دی، میں جواب نہ دے سکا، نماز کے بعد عرض کیا: اللہ کے رسول! نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا؟ 'جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمھیں اس کام کی طرف بلائیں، جس میں تمھارے لیے زندگی ہے، تو ان کی آواز پر لبیک کہیں۔' پھر فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے آپ کو قرآن کی افضل ترین سورت سکھاؤں گا۔ بعد میں جب نبی اکرم ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر جا رہے تھے، تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے سب سے افضل سورت سکھانے کا وعدہ کیا تھا، فرمایا: وہ سورت فاتحہ ہے، یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے، جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔'' (صحيح البخاري: 4474)

2. سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ لَّهٗ فَنَزَلَ وَنَزَلَ رَجُلٌ إِلٰى جَانِبِهٖ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

''نبی کریم ﷺ نے سفر میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، تو ایک صحابی نے بھی آپ ﷺ کے پہلو میں پڑاؤ ڈالا، آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ کو قرآن کی افضل ترین سورت نہ بتاؤں؟ پھر آپ ﷺ نے سورت فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔'' (فضائل القرآن للنّسائي: 35، إسنادهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (774) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (560/1) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّي، فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ وَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيْبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ : أَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الأنفال: 24) قَالَ: بَلٰى وَلَا أَعُوْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: تُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَّمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُعْطِيْتُهٗ.

”نبی کریم ﷺ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور آواز دی: اُبی! سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نماز میں تھے، آواز سنی، لیکن جواب نہ دے سکے، البتہ نماز مختصر کی اور

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ! فرمایا: وعلیک السلام، اُبی! میں نے بلایا تھا تو جواب کیوں نہیں دیا؟، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا، فرمایا: کیا آپ نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا کہ جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اس کام کی طرف بلائیں، جس میں تمھارے لیے زندگی ہے، تو ان کی آواز پر لبیک کہیں۔ عرض کیا: جی ضرور! آئندہ ایسا نہیں کروں گا، ان شاء اللہ!، فرمایا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایسی سورت سکھاؤں، جس کی مثل تورات، انجیل، زبور اور فرقان (قرآن) میں نازل نہیں ہوئی؟ عرض کیا: جی ہاں اللہ کے رسول! فرمایا: آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تب سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ تلاوت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تورات، انجیل، زبور اور فرقان (قرآن) میں اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے، جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔"

(مسند الإمام أحمد :2/413,357، سنن الدّارمي :3376،
سنن التّرمذي :2875، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے "حسن صحیح" اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (861) نے "صحیح" کہا ہے۔

4 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ

خِدَاجٌ قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ : يَا فَارِسِيُّ، اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الفاتحة:2) قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبْدِي فَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (الفاتحة: 2)، قَالَ اللّٰهُ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (الفاتحة: 4) قَالَ اللّٰهُ : مَجَّدَنِي عَبْدِي أَوْ قَالَ: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (الفاتحة: 5) قَالَ: هٰذِهٖ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

”جس نے سورت فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔ راوی نے عرض کیا: بسا اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، (تو کیا کروں؟)، فرمایا: فارسی! پست آواز میں پڑھ لیا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: 'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرا بندہ جو مانگے گا اسے عطا کروں گا، وہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، اللہ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری ثنا کی۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، اللہ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ یا

کہتا ہے: میرے بندے نے خود کو میرے سپرد کر دیا۔ (راوی نے دونوں الفاظ بیان کیے ہیں)، بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾، اللہ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ میرا بندہ جو مانگے گا، وہ ملے گا۔" (صحیح مسلم: 395)

5 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهِ فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ بِحَرْفٍ مِّنْهَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ.

"جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آسمانوں سے چرچراہٹ سنائی دی، جبریل علیہ السلام کہنے لگے: یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے، جو صرف آج کھولا گیا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا ہے، جو پہلے کبھی نہیں اترا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا: مبارک ہو، آپ کو دو نور عطا کیے گئے ہیں، جو آپ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئے، وہ نور سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کی دو آخری آیتیں ہیں۔ آپ ان میں سے ایک حرف بھی پڑھیں گے، تو وہ نور پالیں گے۔" (صحیح مسلم: 806)

6 سورت فاتحہ کو الصّلوۃ (نماز) بھی کہا گیا ہے۔(صحیح مسلم :395)

7 سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كُنَّا فِي مَسِيْرٍ لَّنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَ تْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ، وَإِنَّ نفرَنَا غَيْبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَّا كُنَّا نَأْبُنُهٗ بِرُقْيَةٍ، فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَهٗ بِثَلَاثِيْنَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهٗ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ قَالَ: لَا، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا تُحْدِثُوْا شَيْئًا حَتّٰى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَمَا كَانَ يُدْرِيْهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ.

”کسی سفر کے دوران ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، تو ایک بچی آ کر کہنے لگی: اس قبیلے کے سردار کو بچھو وغیرہ نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے معالج غائب ہیں۔کیا آپ میں کوئی دم کرنا جانتا ہے؟ ایک صحابی اس کے ساتھ چل دیے۔ ہم نے انھیں کبھی دم کرتے نہیں دیکھا تھا، لیکن انھوں نے دم کیا اور وہ سردار صحت یاب ہو گیا۔سردار نے انھیں تیس بکریاں دیں اور ہمیں دودھ بھی پلایا، وہ بکریاں لے کر آ گئے، تو ہم نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ دم کیسے کیا جاتا ہے؟ کہنے لگے: نہیں، میں نے تو بس سورت فاتحہ پڑھی اور دم کر دیا۔بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا، کہ اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے،

جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ پھر ہم مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ سورت فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لیں اور میرا حصہ بھی رکھیے گا۔'' (صحيح البخاري :5007، صحيح مسلم :2201)

8 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے ایک سفر میں پڑاؤ ڈالا، ایک صحابی آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آپ کو قرآن کی افضل ترین سورت نہ بتاؤں؟ تب آپ ﷺ نے سورت فاتحہ تلاوت فرمائی۔''

(السّنن الصغير للبيهقي :953، وسندهٗ صحيحٌ)

سورت بقرہ

سورت بقرہ مدنی ہے، اس کے پچیس ہزار پانچ سو (25500) حروف، چھ ہزار ایک سو اکیس (6121) کلمات اور دو سو چھیاسی (286) آیات ہیں، اس میں بنی اسرائیل کے گائے ذبح کرنے کا واقعہ ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام بھی بقرہ (گائے) رکھ دیا گیا ہے، قرآن کی سب سے لمبی آیت، آیت الدین اسی میں ہے، اس آیت میں 33 بار حرف میم آیا ہے، سورت بقرہ ان چھ سورتوں میں سے ایک ہے، جن کا آغاز ''الم'' سے ہوتا ہے، اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ بقرہ مدینہ میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت ہے۔

1 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

''گھروں کو قبرستان نہ بنائیں، جس گھر میں سورت بقرہ تلاوت کی جاتی ہے، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم: 780)

سنن ترمذی (2877، وسندہٗ حسن وقال: حسن صحیح) میں الفاظ ہیں:

کہ گھوڑا یحییٰ کو نقصان نہ پہنچائے، اس ڈر سے میں نے تلاوت روک دی، تو گھوڑا بھی رک گیا۔ میں نے تلاوت دوبارہ شروع کی، تو گھوڑا پھر بِدکنے لگا، مجھے یحییٰ کا ڈر ہوا میں نے تلاوت روک دی۔ میں نے دوبارہ سے تلاوت شروع کی، تو گھوڑا پھر سے بدکنے لگا، میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو چراغ جیسا روشنی کا ایک ہالہ آسمان سے زمین کی طرف آرہا تھا۔ میں پریشان ہوگیا اور ہالہ غائب ہوگیا۔ صبح ہوئی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا، فرمایا: ابو یحییٰ! آپ پڑھتے رہتے، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پڑھتا تو رہتا، مگر میرا گھوڑا بدکنے لگا تھا اور ڈر تھا کہ وہ میرے بیٹے یحییٰ کو نقصان نہ پہنچا دے، فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پڑھتا رہا، تو میں نے اپنا سر اٹھایا، چراغ جیسا روشنی کا ہالہ آسمان سے زمین کی طرف آتا نظر آیا، تو میں پریشان ہوگیا، فرمایا: وہ فرشتے تھے، جو آپ کی آواز سننے کے لیے قریب ہو رہے تھے۔ آپ صبح تک پڑھتے رہتے، تو انھیں لوگ بھی دیکھ لیتے۔'' (صحيح البخاري: 5018، صحيح مسلم: 796)

3. سیدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ

کہ گھوڑا یحییٰ کو نقصان نہ پہنچائے، اس ڈر سے میں نے تلاوت روک دی، تو گھوڑا بھی رک گیا۔ میں نے تلاوت دوبارہ شروع کی، تو گھوڑا پھر بدکنے لگا، مجھے یحییٰ کا ڈر ہوا میں نے تلاوت روک دی۔ میں نے دوبارہ سے تلاوت شروع کی، تو گھوڑا پھر سے بدکنے لگا، میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو چراغ جیسا روشنی کا ایک ہالہ آسمان سے زمین کی طرف آ رہا تھا۔ میں پریشان ہو گیا اور ہالہ غائب ہو گیا۔ صبح ہوئی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا، فرمایا: ابو یحییٰ! آپ پڑھتے رہتے، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پڑھتا تو رہتا، مگر میرا گھوڑا بدکنے لگا تھا اور ڈر تھا کہ وہ میرے بیٹے یحییٰ کو نقصان نہ پہنچا دے، فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پڑھتا رہا، تو میں نے اپنا سر اٹھایا، چراغ جیسا روشنی کا ہالہ آسمان سے زمین کی طرف آتا نظر آیا، تو میں پریشان ہو گیا، فرمایا: وہ فرشتے تھے، جو آپ کی آواز سننے کے لیے قریب ہو رہے تھے۔ آپ صبح تک پڑھتے رہتے، تو انھیں لوگ بھی دیکھ لیتے۔" (صحيح البخاري: 5018، صحيح مسلم: 796)

3 سیدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهٖ، اقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ

أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ .

''قرآن پڑھا کریں، قرآن روز قیامت اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، (خصوصاً) دو روشن سورتوں کی تلاوت کیا کریں، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران۔ یہ سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی، جیسے دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہوں، اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی۔ سورۃ البقرۃ (ضرور) پڑھا کریں، اسے پڑھنا باعث برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے، جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

(صحیح مسلم :804)

4 سیدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، وَآلُ عِمْرَانَ، وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ : كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا .

''روزِ قیامت قرآن اور اہل قرآن کو لایا جائے گا، سورت بقرہ اور سورت آل عمران سب سے آگے ہوں گی، جیسے یہ سیاہ بادل ہیں یا دو سائبان اور ان کے درمیان روشنی ہے، یا پرندوں کے دو غول ہیں۔ اہل قرآن کے حق میں جھگڑا کر رہی ہوں گی۔''(صحیح مسلم :805)

5 سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ. قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ : تَعَلَّمُوْا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ؛ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقٰى صَاحِبَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهٗ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُوْلُ: مَا أَعْرِفُكَ فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَّرَاءِ تِجَارَتِهٖ، وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَّرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهٖ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ: بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ. ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا، فَهُوَ فِي صُعُوْدٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ، هَذًّا كَانَ، أَوْ تَرْتِيْلًا.

”میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا، آپ نے فرمایا: سورت بقرہ سیکھیں! اسے سیکھنا باعث برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ جادوگر کا جادو اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لمحہ بھر خاموش رہے، پھر فرمایا: سورۂ بقرہ اور

سورۂ آل عمران سیکھیں! یہ نور ہیں، روز قیامت اپنے پڑھنے والوں پر بادل یا چھتری کی طرح سایہ فگن ہوں گی، یا پھر قطار باندھے پرندوں کی ٹولیوں کی طرح۔ قیامت کے دن قاری قرآن کی قبر شق ہوگی، تو قرآن اس سے نحیف ونزار (یا اداس) آدمی کی شکل میں ملے گا اور پوچھے گا: مجھے پہچانتے ہو؟، قاری جواب دے گا: نہیں۔ قرآن کہے گا: میں قرآن ہوں۔ میں نے گرمی میں تجھے پیاسا رکھا، راتوں کو جگایا، ہر تاجر نفع حاصل کرنے کے لیے تجارت کرتا ہے، آج آپ تمام تجارتوں سے بے نیاز ہو گئے، چنانچہ قاری کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا، عزت و وقار کی تاج پوشی ہوگی اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے، جن کے سامنے متاع دنیا حقیر ہوگی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے: یہ لباس ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے؟ بتایا جائے گا: آپ کے بیٹے نے قرآن سیکھا ہے اس لیے۔ پھر قاری سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتے جائیں اور جنت کے بلند و بالا درجات پر چڑھتے جائیں، چنانچہ جب تک تلاوت کرتا رہے گا، درجات چڑھتا جائے گا، وہ چاہے تیز پڑھے یا آہستہ۔''

(مسند الإمام أحمد :348/5، سنن الدارمي :3394، سنن ابن ماجه : 3781 مختصراً، المستدرك على الصّحيحين للحاكم :560/1 مختصراً، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''اس کی سند امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر حسن ہے۔''

(تفسير ابن كثير :143/1، بتحقيق عبدالرزاق المهدي)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ (اتحاف الخيرة المهرة:330/6) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المطالب العالية :3478) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

6 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا، وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ.

''ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورت بقرہ ہے۔ ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔'' (سنن الدّارمي :3420، وسندهٗ حسنٌ)

7 نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

''ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی (فضیلت وعظمت کے اعتبار سے) سورت بقرہ ہے۔ شیطان جب کسی گھر میں سورت بقرہ کی تلاوت سنتا ہے، تو وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔'' (المستدرك للحاكم :561/1؛ وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

آیۃ الکرسی

آیۃ الکرسی قرآن مقدس کی افضل ترین آیت ہے، پچاس کلمات، ایک سو اسی (180) حروف اور دس (10) جملوں پر مشتمل ہے۔ ابتدا لفظ ''اللہ'' سے کی گئی ہے اوراس میں توحید کے گیارہ (11) دلائل، پانچ (5) اسمائے حسنٰی اور چھبیس (26) صفات باری تعالیٰ کا ثبوت ہے، اللہ کی کرسی کا ذکر ہے، اسی لیے آیۃ الکرسی کہلاتی ہے۔

1 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ عَلٰى تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَوَجَدَ أَثَرَ كَفٍّ كَأَنَّهٗ قَدْ أَخَذَ مِنْهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُرِيْدُ أَنْ تَأْخُذَهٗ؟ قُلْ: سُبْحَانَ مَنْ سَخَّرَكَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: فَإِذَا جِنِّيٌّ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَخَذْتُهٗ لِأَذْهَبَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُهٗ لِأَهْلِ بَيْتٍ فُقَرَاءَ مِنَ الْجِنِّ وَلَنْ أَعُوْدَ قَالَ : فَعَادَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُرِيْدُ أَنْ تَأْخُذَهٗ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ سُبْحَانَ مَا

سَخَّرَكَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: فَإِذَا أَنَا بِهٖ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاهَدَنِي أَنْ لَّا يَعُوْدَ فَتَرَكْتُهٗ، ثُمَّ عَادَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُرِيْدُ أَنْ تَأْخُذَهٗ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ سُبْحَانَ مَا سَخَّرَكَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: فَإِذَا أَنَا بِهٖ فَقُلْتُ: عَاهَدْتَنِي فَكَذَبْتَ وَعُدْتَ، لَأَذْهَبَنَّ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خَلِّ عَنِّي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ لَمْ يَقْرَبْكَ ذَكَرٌ وَلَا أُنْثٰى مِنَ الْجِنِّ قُلْتُ: وَمَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا عِنْدَ كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّهٗ كَذٰلِكَ.

”وہ صدقے کی کھجوروں پر نگران تھے، انھوں نے کھجوروں کے ڈھیر پر ہاتھ کے نشان دیکھے گویا کسی نے وہاں سے کچھ اٹھایا ہو۔اس واقعہ کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: چور کو پکڑنے کے لیے یہ وظیفہ پڑھیں۔ سُبْحَانَ مَنْ سَخَّرَكَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”پاک ہے وہ ذات جس نے تجھے محمد ﷺ کے لیے مسخر کیا۔“ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ وظیفہ پڑھا، تو ایک جن نظر آیا۔ میں نے کہا: تجھے نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کرتا ہوں، کہنے لگا، میں غریب ہوں، گھر والوں کے لیے

کچھ لیا ہے، معافی چاہتا ہوں آئندہ نہیں آؤں گا، لیکن وہ دوبارہ آ گیا، نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا، تو آپ نے وہی دعا بتلائی، میں نے پڑھی، جن پھر سامنے آ گیا، اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ تھا، مگر اس نے آئندہ نہ آنے کا وعدہ کیا۔ میں نے پھر چھوڑ دیا۔ وہ دوبارہ آ گیا، نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا: اسے پکڑنے کے لیے وہی دعا پڑھیں۔ دوبارہ وہ دعا پڑھی، تو جن دوبارہ قابو آ گیا، میں نے کہا: تو نے وعدہ خلافی کی ہے، اب تو ضرور تجھے نبی ﷺ پاس لے جاؤں گا۔ کہنے لگا: مجھے چھوڑ دیجئے، آپ کو چند کلمات سکھاتا ہوں، جب آپ انھیں پڑھیں گے تو کوئی مذکر یا مونث جن آپ کے قریب نہیں پھٹکے گا، پوچھا: کون سے کلمات؟، کہا: ہر صبح وشام آیۃ الکرسی پڑھا کریں۔ میں نے اسے رہا کر دیا اور نبی کریم ﷺ کو یہ قصہ سنایا۔ فرمایا: کیا آپ جانتے نہیں؟ یقیناً بات ایسے ہی ہے۔‘‘

(فضائل القرآن للنّسائي :42، إسنادهٗ حسنٌ)

2 سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ (البقرة:255) قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: وَاللّٰهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ.

”ابومنذر! کیا آپ جانتے ہیں کہ کتاب اللہ کی کس آیت کی فضیلت سب سے زیادہ ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ابومنذر! جانتے ہیں کہ کتاب اللہ کی کس آیت کی فضیلت سب سے زیادہ ہے؟ عرض کیا: آیۃ الکرسی ہے، آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا (حوصلہ افزائی مطلوب تھی) اور فرمایا: اللہ کی قسم! ابومنذر! آپ کو علم مبارک ہو۔“

(صحيح مسلم: 810)

3. مسند عبد بن حمید (178، وسندہٗ صحیح) میں الفاظ ہیں:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنَّ لِهٰذِهِ الْآيَةِ لَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ.

”اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں (ﷺ) محمد کی جان ہے! آیۃ الکرسی کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، جو اپنے پڑھنے والے کے حق میں عرش الٰہی کے پائے کے پاس اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرے گی۔“

4. سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا الْمَوْتُ .

”ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والے کو جنت جانے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی، سوائے موت کے۔“

(السّنن الكبرىٰ للنّسائي: 9928؛ عمل اليوم والليلة للنّسائي: 100؛ المُعجم الكبير للطّبراني: 134/8؛ كتاب الصّلاة لابن حبّان كما في اتّحاف المَهرة

لابن حَجَر:6/259؛ ح:6480؛ وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ اور حافظ منذری رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (1/307) حافظ سیوطی رحمہ اللہ (التعقبات علی الموضوعات: 8) نے امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ وائلی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔ (کما فی التذکرۃ للقرطبی: 24)، حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ (نتائج الافکار:2/278-279)، حافظ ابن الہادی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (النکت علی ابن الصلاح:2/479) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

5 سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى .

''فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والا اگلی نماز تک اللہ کی حفاظت میں ہے۔''

(المُعجم الکبیر :2733، کتاب الدّعاء، کلاهما للطّبراني :674؛ وسندہٗ حسنٌ)

اس کے راوی کثیر بن یحییٰ کو حافظ ازدی نے ''ضعیف'' کہا ہے۔ وہ خود ''ضعیف'' ہیں، امام ابن حبان رحمہ اللہ اور امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ نے کثیر بن یحییٰ کو ثقہ کہا ہے۔ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَحَلُّهُ الصِّدْقُ. ''صدوق ہے۔''

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس سے روایت لی ہے۔ غالبًا وہ اس سے روایت لیتے تھے، جو ان کے والد احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک ثقہ ہو۔

حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ (التّرغیب والتّرھیب :2274)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔ (مَجمع الزّوائد : 10/102)

6 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا سَهْلٍ وَلَا جَبَلٍ أَعْظَمُ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ.

''آسمان وزمین، میدان وصحرا اور پہاڑ آیت الکرسی سے بڑے نہیں ہیں۔''

(الأسماء والصّفات للبيهقي: 633، وسندهٗ حسنٌ)

سورت بقرہ کی آخری دو آیات

1 سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ .

”جو ہر رات سورت بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے، وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔“

(صحيح البخاري :4008، صحيح مسلم :807)

کافی ہونے کا مطلب ہے:

1 شیطان کی شر انگیزیوں سے حفاظت ہو گی۔

2 ناگہانی مصائب اور آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔

3 نماز تہجد سے کفایت کریں گی۔

ہم اس بھلائی سے کس درجہ محروم ہیں، کبھی سوچا آپ نے؟

2 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهٗ، فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ بَصَرَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : هٰذَا الْبَابُ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ : فَنَزَلَ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُ إِلَّا أُعْطِيتَهُ .

جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آسمانوں سے چرچراہٹ سنائی دی، جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آسمان کا دروازہ ہے، جو صرف آج کھولا گیا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا ہے اور یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا: آپ کو دو نوروں کی بشارت دیتا ہوں، جو آپ ہی کو عطا کیے گئے ہیں، آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ وہ سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کی آخری دو آیات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کوئی بھی حرف پڑھیں گے، تو نور پائیں گے۔"

(صحيح مسلم :806)

3. سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ آخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي، وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي .

"تین چیزیں دوسری امتوں پر ہماری فضیلت ہیں، ساری روئے زمین ہمارے لیے مسجد بنا دی گئی ہے۔ مٹی ہمارے لیے طہارت کا ذریعہ ہے، ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی ہیں، عرش کے نچلے خزانے سے سورت بقرہ کی

آخری آیات دی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔'' (صحیح مسلم: 522)

4 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ أُنْزِلَتْ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ .

''سورت بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے والے خزانے سے نازل کی گئی ہیں۔''

(فضائل القرآن للنسائي: 48، وسندهٗ صحيحٌ)

5 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو معراج کے موقع پر تین چیزیں دی گئیں:

أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا، الْمُقْحِمَاتُ»

'' (1) پانچ نمازیں (2) سورت بقرہ کی آخری آیات اور (3) شرک کے سوا آپ ﷺ کی امت کے تمام گناہوں کی معافی۔'' (صحیح مسلم: 173)

6 سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ .

''زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے اللہ نے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب سے دو آیات نازل فرمائیں، جن کے ساتھ سورت بقرہ کا اختتام فرمایا۔ یہ آیتیں تین دن تک جس جگہ پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب

تک نہیں پھٹکتا۔‘‘

(مسند الإمام أحمد :274/4؛ سنن الترمذي :2882؛ وقال : حسنٌ غريب، سنن الدارمي :449/2؛ المستدرك للحاكم :562/1؛260/2؛ وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (782) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

7 ابو اسود ظالم بن عمرو دؤلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَخْبِرْنِي عَنْ قِصَّةِ الشَّيْطَانِ حِيْنَ أَخَذْتَهٗ قَالَ: جَعَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدَقَةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَجَعَلْتُ التَّمْرَ فِي غُرْفَةٍ قَالَ: فَوَجَدْتُ فِيْهِ نُقْصَانًا فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: هٰذَا الشَّيْطَانُ يَأْخُذُهٗ قَالَ : فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيَّ فَجَائَتْ ظُلْمَةٌ عَظِيْمَةٌ فَغَشِيَتِ الْبَابَ ثُمَّ تَصَوَّرَ فِي صُوْرَةٍ ثُمَّ تَصَوَّرَ فِي صُوْرَةٍ أُخْرٰى فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَشَدَدْتُ إِزَارِي عَلَيَّ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَوَثَبْتُ إِلَيْهِ فَضَبَطْتُهٗ فَالْتَقَتْ يَدَايَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ قَالَ : خَلِّ عَنِّي فَإِنِّي كَبِيْرٌ ذُوْ عِيَالٍ كَثِيْرٍ وَأَنَا مِنْ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَكَانَتْ لَنَا هٰذِهِ الْقَرْيَةُ قَبْلَ أَنْ يُّبْعَثُ صَاحِبُكُمْ فَلَمَّا بُعِثَ أُخْرِجْنَا مِنْهَا خَلِّ عَنِّي فَلَنْ أَعُوْدَ إِلَيْكَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَنَادٰى مُنَادِيْهِ أَيْنَ مُعَاذُ

بْنُ جَبَلٍ؟ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَعُدْ قَالَ: فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ وَأَغْلَقْتُ عَلَيَّ الْبَابَ فَجَاءَ فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَصَنَعْتُ بِهٖ كَمَا صَنَعْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى فَقَالَ : خَلِّ عَنِّي فَإِنِّي لَنْ أَعُوْدَ إِلَيْكَ فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ أَلَمْ تَقُلْ : إِنَّكَ لَنْ تَعُوْدَ قَالَ: فَإِنِّي لَنْ أَعُوْدَ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ خَاتِمَةَ الْبَقَرَةِ فَيَدْخُلَ أَحَدٌ مِّنَّا فِي بَيْتِهٖ تِلْكَ اللَّيْلَةَ .

''میں نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا : وہ قصہ کیا ہے، جب آپ نے شیطان پکڑا تھا؟ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بیت المال کا نگران بنایا۔ بیت المال کے کمرے میں کھجوریں تھیں، وہ مجھے کم ہوتی محسوس ہوئیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں شیطان لے جاتا ہے۔ ایک دن میں کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا، اندھیرا اتنا شدید تھا کہ دروازہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا، شیطان نے اندر گھسنے کے لیے ایک صورت اختیار کی، پھر دوسری صورت اختیار کی اور دروازے کے شگاف کے راستے اندر داخل ہو گیا۔ میں نے بھی لنگوٹ کس لیا۔ اس نے کھجوریں اٹھانا شروع کیں، تو جھپٹ کر اسے دبوچ لیا۔ میں نے کہا: ارے اللہ کے دشمن! کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا: مجھے جانے دو۔ میں بوڑھا اور کثیر الاولاد ہوں۔ نصیبین (بستی کا نام) کے جنوں سے تعلق رکھتا ہوں۔ تمھارے صاحب

محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے ہم بھی اسی بستی کے رہائشی تھے۔ آپ ﷺ کی بعثت ہوئی، تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا۔ آج مجھے رہا کر دیں، دوبارہ نہیں آؤں گا، میں نے رہا کر دیا۔ یہ سارا قصہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو سنا دیا۔ آپ ﷺ نے نماز فجر کے بعد اعلان کیا کہ معاذ حاضر ہوں، میں آپ کی طرف چل دیا۔ فرمایا: آپ کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے قصہ عرض کر دیا۔ فرمایا: جلد ہی وہ دوبارہ آئے گا، آپ بھی جائیں۔ میں نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا، شیطان آیا، دروازے کے شگاف سے اندر گھسا اور کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں نے اس کے ساتھ پہلے والا معاملہ کیا، کہنے لگا، مجھے چھوڑ دیں، آئندہ نہیں آؤں گا، میں نے کہا: اللہ کے دشمن! تُو نے آئندہ نہ آنے کا وعدہ کیا تھا۔ کہا: میں آئندہ نہیں آؤں گا، جو رات آپ سورت بقرہ نہیں پڑھتے اس رات ہم آپ کے گھروں میں گھس جاتے ہیں۔“

(الهواتف لإبن أبي الدنيا : 175، دلائل النّبوة لأبي نعيم :547؛ المعجم الكبير للطّبراني : 161/20-162؛ المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 563/1؛ دلائل النّبوة للبيهقي : 109/7-110؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کی سند کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

8. سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ لَهُمْ جَرِينٌ فِيْهِ تَمْرٌ، وَكَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهٗ فَيَجِدُهٗ يَنْقُصُ، فَحَرَسَهٗ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ كَهَيْئَةِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ : مَا أَنْتَ، جِنٌّ أَمْ إِنْسٌ؟ فَقَالَ: جِنٌّ،

فَقُلْتُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ، فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَشَعْرُ كَلْبٍ، فَقُلْتُ:هٰكَذَا خُلِقَ الْجِنُّ، فَقَالَ : لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ أَنَّهُ مَا فِيْهِمْ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنِّي، فَقُلْتُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُصِيْبَ مِنْ طَعَامِكَ، قُلْتُ: فَمَا الَّذِي يَحْرِزُنَا مِنْكُمْ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ الْآيَةُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ: فَتَرَكْتُهُ، وَغَدَا أَبِي إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الْخَبِيْثُ .

’’میں کھجوروں کے گودام پر نگران تھا، مجھے کھجوریں کم ہوتی محسوس ہوئیں۔ایک رات جب میں پہرہ پر تھا، تو اچانک ایک جانور نمودار ہوا، جس کی شکل نوجوان لڑکے جیسی تھی۔ میں نے سلام کہا، اس نے جواب دیا، پوچھا : جن ہو یا انسان؟ کہا : جن۔ میں نے کہا : ہاتھ پکڑاؤ، اس کے ہاتھ اور بال کتے جیسے تھے، میں نے کہا : جنوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی پیدا کیا ہے؟ کہنے لگا: جنوں کو علم ہے کہ مجھ سے زیادہ قوی اور کوئی نہیں۔ میں نے کہا : یہ کام کیوں کرتے ہو؟ کہا : مجھے خبر ملی ہے کہ آپ صدقہ پسند کرتے ہیں، سو دل چاہا کہ آپ کا کھانا میں بھی کھا لوں، میں نے کہا : تم سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟ کہا : آیۃ الکرسی سے۔ میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، تو فرمایا: خبیث نے سچ بولا ہے۔‘‘ (صحیح ابن حبان :784، وسندہٗ حسنٌ)

ہمارے ہاں بعض گھروں میں جنات کا عمل دخل رہتا ہے، مثلاً آگ لگ جانا،

لائٹ کا آن آف ہونا، بدبو کا احساس، مختلف آوازیں سنائی دینا، خون کے چھینٹے، گوشت کے لوتھڑے اور اس قبیل کے دیگر واقعات، یہ سب شیاطین کی چالیں ہیں اور کامیاب اس لیے ہوتی ہیں کہ گھروں میں ذکر الٰہی کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔

تلاوت قرآن، سورت بقرہ کی آخری دو آیات اور آیۃ الکرسی کا گزران نہیں۔ لوگ ان سے چھٹکارہ پانے کے لیے جادوگروں، شعبدہ بازوں اور شرکیہ جھاڑ پھونک کرنے والوں کا رخ کرتے ہیں اور یہ انسان نما بھیڑیئے، مال اور عزت تو لوٹتے ہی ہیں، ساتھ میں ایمان کے بھی حصے بخرے کر دیتے ہیں۔ رحمان کے لشکر سے نکال کر شیطان کے خیموں میں پہنچا دیتے ہیں اور شیطان انھیں ہمیشہ کے لیے اپنے دام تزویر میں پھانس لیتا ہے۔ پھر کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ شیطان جنوں سے چھٹکارا ملے، ہاں ایسا ضرور ہوتا ہے کہ سدا کا روگ لگ جاتا ہے، لہٰذا ان لٹیروں سے بچ جائیں اور گھروں میں سنتوں کو رواج دیں۔ گھر میں داخل ہوں، تو بسم اللہ پڑھیں۔

سورت آل عمران

سورۃ آل عمران مدنی ہے، اس کی پہلی 83 آیات وفد نجران کے موقعہ پر 9 ہجری میں نازل ہوئیں۔

1 سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ، اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَئُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ.

”قرآن پڑھا کریں، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران، دو روشن سورتوں کی تلاوت کیا کریں۔ یہ روز قیامت اس طرح آئیں گی، جیسے دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہوں، یہ اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں

گی۔ سورۃ البقرۃ (ضرور) پڑھا کریں، اسے پڑھنا باعث برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔" (صحیح مسلم: 804)

2 سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ؛ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقٰى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُوْلُ: مَا أَعْرِفُكَ فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَّرَاءِ تِجَارَتِهٖ، وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهٖ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ: بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا، فَهُوَ فِي صُعُوْدٍ مَّا دَامَ يَقْرَأُ، هَذًّا كَانَ، أَوْ تَرْتِيْلًا.

" میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا، آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سورت

بقرہ سیکھیں! اسے سیکھنا باعث برکت اور چھوڑنا حسرت کا باعث ہے۔ جادو اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ لمحہ بھر خاموش رہے، پھر فرمایا: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سیکھیں! یہ نور ہیں، قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں پر سایہ فگن ہوں گی، جیسے بادل یا چھتری ہوں یا قطار باندھے پرندوں کی ٹولیاں ہوں۔ روز قیامت قاری کی قبر شق ہو گی، تو قرآن مجید اس سے نحیف ونزار (یا اُداس) آدمی کی شکل میں ملے گا اور پوچھے گا: مجھے پہچانتے ہو؟ قاری جواب دے گا: نہیں۔ کہے گا: میں قرآن ہوں۔ میں نے گرمی میں آپ کو پیاسا رکھا، راتوں کو جگایا، ہر تاجر نفع حاصل کرنے کے لیے تجارت کرتا ہے، آج آپ تمام تجارتوں سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا۔ عزت و وقار کی تاج پوشی ہو گی اور والدین کو دو ایسے قیمتی حُلّے پہنائے جائیں گے، جن کے سامنے دنیا کی ساری دولت حقیر ہو گی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے: یہ لباس ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے؟ بتایا جائے گا: کیوں کہ آپ کے بیٹے نے قرآن سیکھا ہے۔ پھر قاری سے کہا جائے گا: قرآن مجید پڑھتے جائیں اور جنت کے بلند و بالا درجات پر چڑھتے جائیں۔ چنانچہ وہ جب تک تلاوت کرتا رہے گا، درجات چڑھتا جائے گا، تیز پڑھے یا آہستہ۔‘‘

(مسند الإمام أحمد: 348/5؛ سنن الدّارمي: 3394؛ سنن ابن ماجه: 3781؛ مختصراً، المستدرك للحاكم:560/1؛ مختصراً، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم ؒ نے امام مسلم ؒ کی شرط پر ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ

ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”اس روایت کی سند امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر حسن ہے۔“

(تفسير ابن كثير :143/1؛ بتحقيق عبدالرزاق المهدي)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ (اتحاف الخيرة المهرة : 330/6) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المطالب العالية :3478) نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

3. امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: قَدْ آنَ لَكَ أَنْ تَزُوْرَنَا، فقَالَ: أَقُوْلُ يَا أُمَّهْ كَمَا قَالَ الْأَوَّلُ : زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا، قَالَ : فَقَالَتْ: دَعُوْنَا مِنْ رَطَانَتِكُمْ هٰذِهٖ، قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبِرِيْنَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِّنَ اللَّيَالِي، قَالَ: يَا عَائِشَةُ ذَرِيْنِي أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي قُلْتُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ قُرْبَكَ، وَأُحِبُّ مَا سَرَّكَ، قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهٗ، قَالَتْ: ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهٗ، قَالَتْ: ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ الْأَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهٗ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِي، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِمَ تَبْكِي وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا،

لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ، وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا: ﴿إِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾

''میں اور عبید بن عمیر رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ انھوں نے عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ کو ملاقات کے لیے وقت مل گیا؟ انھوں نے کہا: ماں جی! پرانی کہاوت ہے کہ کبھی کبھی ملاقات محبت میں اضافہ کرتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اس کہاوت کو رہنے دیں۔ ابن عمیر رحمہ اللہ نے عرض کیا: ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین خصلت بتائیے! عائشہ رضی اللہ عنہا نے لحہ بھر خاموش رہیں، پھر جواب دیا: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! اجازت دیں، آج رات میں اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے آپ کا قرب اور خوشی عزیز ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے، وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روتے رہے، یہاں تک کہ دامن تر ہو گیا۔ داڑھی مبارک بھیگ گئی، آپ اسی طرح زار زار رہے، یہاں تک کہ زمین گیلی ہوگئی، اسی دوران سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی اطلاع دی۔ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ فرمایا: تو کیا میں اس کا شکر گزار نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے، ہلاکت ہے اس کے لیے جو اسے پڑھتا تو ہے، مگر اس میں تدبر نہیں کرتا، وہ آیت ہے: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ ''آسمانوں، زمین کی تخلیق اور رات دن کے آنے جانے میں اہل عقل کے لیے نشانیاں ہیں۔'' (آل عمران: 3: 190)

(صحيح ابن حبان: 620، أخلاق النّبي لأبي الشيخ: 568، وسندهٗ حسنٌ)

سورت بنی اسرائیل اور سورت زمر

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ.

”نبی کریم ﷺ سورت بنی اسرائیل اور زُمَر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔“

(سنن الترمذي :2920، عمل اليوم والليلة لابن السني :678، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“ کہا ہے۔

سورت تکویر، انفطار اور انشقاق

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ : إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ».

''جو شخص قیامت کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے، وہ سورت تکویر، سورت انفطار اور سورت انشقاق کی تلاوت کرلے۔''

(مسند الإمام أحمد :27/2، سنن الترمذی :3333، وسندهٔ صحیحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ (515/2) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری:695/8) نے ''جید'' قرار دیا ہے۔

سورت کہف

1 سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ، قَدْ غَشِيَتْهُ، قَالَا : فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اقْرَأْ، فُلَانُ، فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.

''ایک صحابی سورت کہف کی تلاوت کر رہے تھے، ان کے گھر میں بندھا ہوا گھوڑا بدکنے لگا۔ انھوں نے دیکھا کہ ایک بادل یا سائبان نما چیز نے اُنھیں ڈھانپ رکھا ہے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! آپ پڑھتے رہتے، یہ سکینت تھی، جو تلاوت قرآن کے وقت نازل ہو رہی تھی۔'' (مسند الإمام أحمد: 481/4، وسندهٗ صحيحٌ)

2 سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ قَالَ : مَنْ رَآهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ .

”رسول اللہ ﷺ نے دجّال کا تذکرہ کیا، تو فرمایا: جب آپ اسے دیکھیں، تو سورت کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کریں۔“(صحیح مسلم:2937)

3 سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنَ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

”سورت کہف کی دس آیات تلاوت کرنے والا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔“

(صحیح مسلم:809)

4 صحیح مسلم (809) میں یہ الفاظ بھی ہیں:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ .

”سورت کہف کی پہلی دس آیات پر محافظت کرنے والا فتنۂ دجّال سے محفوظ رہے گا۔“

صحیح مسلم(809) میں مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ کے الفاظ بھی ہیں۔

5 سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ، كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهٖ إِلٰى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ .

”جس نے سورت کہف اسی طرح پڑھی، جیسے نازل ہوئی ہے، تو یہ روز قیامت اس کے لیے نور ہوگی، اس جگہ سے مکہ تک۔ جس نے سورت کہف کی آخری دس آیات تلاوت کیں اور اسی اثنا دجّال کا خروج ہوگیا، تو وہ اس پر تسلط قائم نہیں کر سکے گا۔“

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 564/1؛ المُعجم الأوسط للطّبراني :1455؛ شعب الإيمان للبيهقي :2499؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

یہ روایت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے، یاد رہے موقوف روایت مرفوع کے لیے باعث تقویت ہوتی ہے۔

تو معلوم ہوا کہ سورت کہف کی پہلی دس اور آخری دس آیات پڑھنے والا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

6 سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

''سورت کہف کی پہلی تین آیات پڑھنے والا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔''

(سنن التّرمذي :2886، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان احادیث کا فتنہ دجال سے تعلق سمجھ نہیں آتا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے لیے رسول کریم ﷺ کی کہا ہوا ہی کافی ہے، اب ان کا تعلق سمجھ آئے یا نہ آئے، ہم اس کو تسلیم کریں گے، بعض علماء نے ان کا فتنہ دجال سے تعلق واضح کیا ہے، حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (508۔597ھ) لکھتے ہیں:

اَلدَّجَّالُ : الْكَذَّابُ، وَقَدِ اشْتَهَرَ عِنْدَ الْإِطْلَاقِ بِالَّذِي يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، وَالْعِصْمَةُ : الْمَنْعُ، وَأَمَّا تَخْصِيصُ ذٰلِكَ بِعَشَرِ آيَاتٍ

مِّنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ فَالَّذِي يَظْهُرُ لَنَا فِيْهَا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰی:
﴿لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ﴾ (الكهف: 2) يُهَوِّنُ بَأْسَ الدَّجَّالِ،
وَقَوْلُهٗ: ﴿وَ يُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
حَسَنًاۙ۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًاۙ۝﴾ (الكهف: 2-3) يُهَوِّنُ الصَّبْرَ عَلٰى فِتَنِ
الدَّجَّالِ بِمَا يُظْهِرُ مِنْ نَعِيْمِهٖ وَعَذَابِهٖ، وَقَوْلُهٗ: ﴿وَّ يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا
اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًاۗ۝﴾ (الكهف: 4)، وَقَوْلُهٗ: ﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ
اَفْوَاهِهِمْ﴾ (الكهف: 5) فَذَمَّ مَنْ يَدَّعِي لَهٗ وَلَدًا، وَلَا مِثْلَ لَهٗ، فَكَيْفَ
يَدَّعِي الْإِلٰهِيَةَ مَنْ هُوَ مِثْلٌ لِّلْخَلْقِ، فَقَدْ تَضَمَّنَتِ الْآيَاتُ مَا
يَصْرِفُ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ، إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝﴾ (الكهف: 10)
فَهٰؤُلَاءِ قَوْمٌ أُبْتُلُوْا فَصَبَرُوْا وَسَأَلُوْا صَلَاحَ أُمُورِهِمْ فَأَصْلَحَتْ،
وَهٰذَا تَعْلِيْمٌ لِّكُلِّ مَدْعُوٍّ إِلَى الشِّرْكِ، وَمَنْ رَوٰى «مِنْ آخِرِ
الْكَهْفِ» فَإِنَّ فِي قَوْلِهٖ تَعَالَى: ﴿وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ﴾ (الكهف: 100) مَا
يُهَوِّنُ مَا يُظْهِرُهٗ مِنْ نَّارِهٖ، وَقَوْلِهٖ: ﴿اِلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ
عَنْ ذِكْرِيْ﴾ (الكهف: 101) يُنَبِّهُ عَلَى التَّغْطِيَةِ عَلٰى قُلُوْبِ تَابِعِيِّ
الدَّجَّالِ، فَإِنَّهٗ يَكْفِي فِي تَكْذِيْبِهٖ أَنَّهٗ جِسْمٌ مُؤَلَّفٌ يَقْبَلُ التَّجَزُّؤَ،
وَفِي الْآيَاتِ: ﴿اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (الكهف: 110) وَالْمُؤَلِّفُ لِلْأَشْيَاءِ
لَا يَكُوْنُ مُؤَلَّفًا، ثُمَّ هُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى حِمَارٍ، وَخَالِقُ الْأَشْيَاءِ

يَكُوْنِ حَامِلًا لَّهَا لَا مَحْمُولًا، ثُمَّ هُوَ مُعِيْبٌ بِالْعَوَرِ، وَالصَّانِعُ لَا يَطْرُقُهٗ عَيْبٌ، إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا تَتَضَمَّنُهٗ تِلْكَ الْآيَاتِ مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى كِذْبِ الدَّجَّالِ وَالْكَشْفِ عَنْ فِتْنَتِهٖ.

"دجال کا ذکر مطلق ہو تو مراد آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا دجال ہوتا ہے۔ عصمت سے مراد تحفظ ہے۔ باقی رہا سورت کہف کی پہلی دس آیات کی تخصیص کا معاملہ... تو ہمارے نزدیک اس میں حکمت یہ ہے: ﴿لِّيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ﴾ (الکھف: 2) "اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے۔" اس آیت میں دجّال کے حملوں سے محفوظ رہنے کی تسلی دینا مقصود ہے۔ ﴿وَ يُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝﴾ (الکھف: 2-3) "نیک عمل کرنے والے اہل ایمان کو خوش خبری دیجئے کہ ان کے لیے پرکیف اجر وثواب ہے، وہ ہمیشہ اس اجر کے حق دار رہیں گے۔" اس آیت میں دجّال کے فتنوں سے صبر کی تلقین ہے، فتنوں سے مراد وہ سزائیں یا عطائیں ہیں، جو دجال انسانوں کے ساتھ روا رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝﴾ (الکھف: 4) "جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنا لیا انھیں بھی ڈرائیں۔" اور: ﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ﴾ (الکھف: 5) "بڑی بات ہے جو اُن کے منہ سے نکلتی ہے۔" میں اس کی مذمت ہے، جو اللہ کے لیے اولاد کا عقیدہ رکھتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی نہیں، لہٰذا مخلوق کا ہم مثل الوہیت کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہے؟ یہ آیات فتنہ دجال سے محفوظ رہنے کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔

﴿إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا﴾ (الکہف: 10) ''جب جوان غار میں جا رہے، تو کہنے لگے: اللہ! ہم پر رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستی (کے اسباب) مہیا کر۔'' اصحاب کہف نے دور آزمائش میں صبر کا مظاہرہ کیا اور معاملات کی درستی کا سوال کیا، ان کے معاملات سدھار دیے گئے، جنھیں شرک کی طرف بلایا جائے گا، یہاں ان کے لیے تعلیم ہے کہ شرک سے بچ جایئے۔ بعض راویوں سے سورت کہف کی آخری دس آیات پڑھنا منقول ہے، ان کا تعلق دجال سے یوں ہے: ﴿وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ﴾ (الکہف: 100) ''اس روز ہم جہنم (کافروں کے سامنے) لائیں گے۔' اس میں دجال کے پاس موجود آگ کی تحقیر ہے۔ ﴿الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي﴾ (الکہف: 101) ''جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں۔'' بتایا جا رہا ہے کہ دجّال کے ہمنواؤں کے دلوں پر پردے ہوں گے، حالاں کہ دجّال کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ جسم سے مرکب ہے، جو ایک دن منکسر بھی ہوسکتا ہے۔ (بلکہ یقیناً ہوگا) اور اِس آیت: ﴿أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾ (الکہف: 110) ''تمھارا معبود ایک ہی ہے۔'' میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کا خالق ہے، جبکہ خالق مخلوق نہیں ہوسکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ دجّال گدھے پر سوار ہوگا، حالاں کہ خالق حامل، تو ہوسکتا ہے، محمول نہیں ہوسکتا۔ تیسری بات یہ ہے کہ دجّال کانا ہوگا اور صانع (خالق) عیوب سے پاک ہوتا ہے، اس جیسی اور بھی باتیں ان آیات میں بیان کردی گئی ہیں، جو دجّال کے جھوٹ اور اس کے فتنے

کو خوب آشکارا کرتی ہیں۔'' (كشف المُشكِل من حديث الصّحيحين : 166,165/2)

7 ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

إِنَّ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ.

''جس نے جمعہ کے روز سورت کہف کی تلاوت کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن فرما دیتا ہے۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 368/2؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

8 سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ.

''اللہ تعالیٰ جمعہ کی رات سورت کہف کی تلاوت کرنے والے کے لیے بیت اللہ اور اس کے درمیان نور روشن کر دیتا ہے۔''

(سنن الدّارمي : 3450، وسندهٗ صحيحٌ)

مسبّحات کی فضیلت

مسبّحات وہ سورتیں ہیں، جن کا آغاز سَبَّحَ یا اس کے مشتقات سے ہوتا ہے۔ یہ سات ہیں:

1) سورۃ الاسراء 2) سورۃ الحدید 3) سورۃ الحشر 4) سورۃ الصّف
5) سورۃ الجمعۃ 6) سورۃ التغابن 7) سورۃ الاعلیٰ

٭ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَّرْقُدَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ.

"نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے سَبَّحَ سے شروع ہونے والی سورتیں تلاوت کرتے تھے، فرماتے: ان میں ایک آیت ہے، جو ہزار آیات سے افضل ہے۔"

(مسند الإمام أحمد: 128/4، سنن أبي داود: 5057، سنن التّرمذي: 2921، شعب الإيمان للبيهقي: 2273، وسندهٗ حسنٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "حسن صحیح" کہا ہے۔

سورت یٰسٓ

رسول اللہ ﷺ سے سورت یس کی فضیلت ثابت نہیں اور اس سلسلہ میں مروی تمام روایات "ضعیف" ہیں، البتہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ يٰسٓ حِيْنَ يُصْبِحُ، أُعْطِىَ يُسْرَ يَوْمِهٖ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهٖ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ.

"سورت یس صبح پڑھیں، تو شام تک آسانی ہوگی۔ رات کے اول حصے میں پڑھیں، تو صبح تک آسانی ہوگی۔" (سنن الدّارمي:3462؛ وسندهٗ حسنٌ)

سورت فتح

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ (الفتح: 1)

"آج رات مجھ پر ایک عظیم الشان سورت نازل کی گئی ہے، جو مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے عزیز ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت فتح کی تلاوت فرمائی۔"

(صحيح البخاري: 4833)

سورت بنی اسرائیل اور سورت زُمَر

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ.

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورت زمر اور سورت بنی اسرائیل پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔"

(سنن الترمذي: 2920، 3405، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "حسن غریب" کہا ہے۔

سورت ملک

1 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ .

”قرآن مجید میں تیس آیات والی ایک سورت ہے، جو اپنے پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرتی رہے گی، تا آنکہ اسے بخش دیا جائے۔ یہ سورت ملک ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 2/299، 321؛ سنن أبي داود: 1400؛ سنن الترمذي: 2891، سنن ابن ماجه: 3786؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن“، امام ابن حبان رحمہ اللہ (787، 788) اور امام حاکم رحمہ اللہ (2/497-498) نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

2 صحیح ابن حبان (787، وسندہ حسن) میں ہے:

تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ .

”اپنے پڑھنے والے کے لیے اس وقت تک مغفرت مانگتی رہے گی، جب تک

اسے بخش نہ دیا جائے گا۔“

3 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سُوْرَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ، تَمْنَعُ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، أُتِيَ رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ فَقَالَتْ لَهٗ : لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلٰى هٰذَا إِنَّهٗ كَانَ قَدْ دَعَا فِيَّ سُوْرَةِ الْمُلْكِ، وَأُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَقَالَتْ رِجْلَاهُ : لَا سَبِيْلَ لَكُمْ عَلٰى هٰذَا إِنَّهٗ كَانَ يَقُوْمُ بِي بِسُوْرَةِ الْمُلْكِ فَمَنَعَتْهُ بِإِذْنِ اللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُوْرَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ، فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ .

”سورت ملک (اپنے پڑھنے والے کے لیے) اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب قبر سے رکاوٹ بنے گی، اگر عذاب سر کی طرف سے آئے گا، تو یہ سورت کہے گی: یہاں سے تیرے لیے کوئی رستہ نہیں، کیونکہ یہ سورت ملک پڑھتا تھا۔ ٹانگوں کی جانب سے آئے گا، تو ٹانگیں بولیں گی: یہاں سے رستہ نہیں ملے گا، کیونکہ یہ سورت ملک کی تلاوت ہم پہ کھڑا ہو کر کرتا تھا۔ سورت ملک اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب قبر سے دفاع کرے گی۔ تورات میں اس کا نام سورت ملک ہے، جو اسے رات کے وقت پڑھتا ہے، وہ بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا ہے۔“

(إثبات عذاب القبر للبيهقي : 149، وسندهٗ حسنٌ)

4 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ كُلَّ لَيْلَةٍ فَأُدْخِلَ قَبْرَهٗ فَيُؤْتٰى فِي قَبْرِهٖ فَيُبْدَأُ بِرِجْلَيْهِ فَتَقُوْلُ رِجْلَاهُ : مَا لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِي سَبِيْلٌ .

''رات کو معمول کے ساتھ سورت ملک کی تلاوت کرنے والے کو جب قبر میں داخل کیا جائے گا، تو یہ عذاب سے حفاظت کرے گی۔ سب سے پہلے عذاب پاؤں کی جانب سے آئے گا، پاؤں کہیں گے: اس طرف سے تیرے لیے کوئی راستہ نہیں ہے۔'' (المُعجم الكبير للطّبراني :8652؛ وسندہٗ حسنٌ)

سورت زِلزال

1 سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

أَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَقْرِئْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَاتِ الٓرٰ فَقَالَ الرَّجُلُ: كَبِرَتْ سِنِّي، وَاشْتَدَّ قَلْبِي، وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ: اقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُوْلٰى قَالَ: اقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ: وَلٰكِنْ أَقْرِئْنِي سُوْرَةً جَامِعَةً قَالَ: فَاقْرَأْ: ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝﴾ (الزلزلة: 1) حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهَا شَيْئًا أَبَدًا، ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ، أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ.

’’ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اللہ کے رسول! مجھے قرآن پڑھا دیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تین سورتیں پڑھ لیں، جن کا آغاز ﴿الٓرٰ﴾ سے ہوتا ہے۔ کہنے لگا: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے،

دل سخت ہو چکا ہے اور زبان موٹی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر ﴿حٰمٓ﴾ سے شروع ہونے والی تین سورتیں پڑھ لیں، اس نے پھر وہی کہا، نبی کریم ﷺ نے ﴿سَبَّحَ﴾ سے شروع ہونے والی تین سورتوں کا مشورہ دیا، لیکن اس نے پھر وہی بات دہرا دی اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیں۔ آپ نے سورت زلزلہ پڑھا دی۔ وہ اسے پڑھ کر فارغ ہوا تو کہنے لگا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اس پر کبھی اضافہ نہیں کروں گا، وہ واپس لوٹا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا۔'' (مسند الإمام أحمد: 169/2، سنن أبي داود: 1399، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (773) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (532/1) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

2 سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

أُنْزِلَتْ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝﴾ (الزلزلة:1) وَأَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ قَاعِدٌ، فَبَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ: أَبْكَانِي هٰذِهِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ لَا تُخْطِئُوْنَ، وَلَا تُذْنِبُوْنَ فَيُغْفَرُ لَكُمْ لَخَلَقَ اللّٰهُ أُمَّةً مِّنْ بَعْدِكُمْ يُخْطِئُوْنَ وَيُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

''سورت زلزلہ نازل ہوئی، تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، آپ رونے

لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! آپ کیوں رو دیے؟ عرض کیا: مجھے اس سورت نے رلا دیا ہے۔ فرمایا: اگر آپ لوگ خطا کرتے، نہ گناہ کرتے اور آپ کو بخش دیا جاتا، تو اللہ تعالیٰ آپ کی جگہ دوسرے لوگ پیدا کر دیتا، جو خطا کرتے، گناہ کرتے اور (توبہ کرتے) اللہ تعالیٰ انھیں بخش دیتا۔"

(تفسير الطّبري :553/24؛ وسندهٗ حسنٌ)

سورت کافرون

1. ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ (الكافرون: 1) حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ : قَدْ بَرِئَ هٰذَا مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ سِرْنَا فَسَمِعَ آخَرَ يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَقَالَ : أَمَّا هٰذَا فَقَدْ غُفِرَ لَهٗ.

''میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا کہ آپ نے ایک شخص کو سورت کافرون کی تلاوت کرتے سنا۔ اس نے سورت مکمل کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو شرک سے بری ہو گیا۔ ہم آگے گئے، ایک دوسرے شخص کو سورت اِخلاص کی تلاوت کرتے سنا، فرمایا: اسے بخش دیا گیا۔''

(سنن الدّارمي :458/2، فضائل القرآن للنّسائي :53، وسندهٗ صحيحٌ)

2. نبی کریم ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورت کافرون اور دوسری میں سورت اِخلاص پڑھتے۔(صحيح مسلم :726)

3. طوافِ کعبہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے، تو یہی سورتیں پڑھتے۔(صحيح مسلم: 1218)

4 سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اِنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (الكافرون:1) حَتَّى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ، وَقَرَأَ فِي الْآخِرَةِ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝﴾ (الإخلاص:1) حَتَّى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ آمَنَ بِرَبِّهٖ فَقَالَ طَلْحَةُ: فَأَنَا أَسْتَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ.

''ایک شخص کھڑا ہوا، فجر کی دو سنتیں ادا کیں، پہلی رکعت میں سورت کافرون پڑھی، مکمل ہوئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ دوسری میں سورت اِخلاص پڑھی، مکمل ہوئی، تو فرمایا: یہ اپنے رب پر ایمان لایا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ ان دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں پڑھنا مستحب ہے۔'' (صحيح ابن حبان: 213/6، ح:2460، وسندهٗ حسنٌ)

5 شرح معانی الآثار للطحاوی (298/1) میں الفاظ ہیں:

هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ.

''یہ ہے، وہ انسان، جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔''

اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الافكار:503/1، 504) ''حسن'' کہا ہے۔

سورت اِخلاص

1 سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَامَ رَجُلٌ مِّنَ اللَّيْلِ، فَقَرَأَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ السُّوْرَةَ يُرَدِّدُهَا لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ رَجُلًا قَامَ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّحَرِ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا، كَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَلَّلُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنَ.

"ایک شخص قیام اللیل میں بار بار صرف سورت اِخلاص پڑھ رہا تھا۔ صبح ہوئی، تو کسی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی قیام اللیل میں سحری تک سورت اخلاص ہی پڑھتا رہا، کوئی دوسری سورت نہیں پڑھی۔ شکایت کرنے والا سورت اخلاص کو بہت کم سمجھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! سورت اِخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔" (صحيح البخاري: 5013)

2 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ؟ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ : لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ.

”رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی قیادت میں لشکر بھیجا۔ وہ صاحب جب نماز پڑھاتے، تو اپنی قراءت سورت اِخلاص پر ختم کرتے۔ لشکر واپس آیا، تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس معمول کا ذکر کیا، فرمایا: ان سے پوچھیں، وہ ایسا کیوں کرتے رہے؟ لوگوں نے دریافت کیا، تو انھوں نے جواب دیا: یہ رحمٰن کی صفات پر مشتمل ہے، لہٰذا میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انھیں آگاہ کر دیں کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔“

(صحيح البخاري: 7375؛ صحيح مسلم: 813)

3 سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دعا پڑھتے سنا:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ.

”اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تُو ایک ہے، تُو بے نیاز ہے۔ تو نے کسی کو جنم نہیں دیا اور تجھے کسی نے جنم نہیں دیا، تیرا

کوئی ہمسر نہیں۔'میں اس گواہی کے وسیلے سے دعا مانگتا ہوں : نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کے وسیلے سے سوال کیا۔ اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی جائے، تو اللہ اسے قبول فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے، تو عطا کر دیتا ہے۔"

(سنن أبي داود :1493؛ سنن التّرمذي :3475؛ سنن ابن ماجه :3857؛ وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے "حسن غریب"، امام ابن حبان رحمہ اللہ (291) نے "صحیح" اور امام حاکم رحمہ اللہ (504/1) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر "صحیح" قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

4 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَقَالَ: وَجَبَتْ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَأُبَشِّرَهُ، فَآثَرْتُ الْغَدَاءَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَرِقْتُ أَنْ يَّفُوْتَنِي الْغَدَاءُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ ذَهَبَ.

"نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سورت اِخلاص کی تلاوت کرتے سنا، اس نے سورت مکمل کر لی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا واجب ہو گئی؟ فرمایا: اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ارادہ تھا کہ اس کے پاس جاؤں اور اسے خوش خبری سناؤں، مگر اندیشہ ہوا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتے کی سعادت سے محروم نہ رہ جاؤں، لہٰذا پہلے ناشتہ کیا، ناشتے کے بعد اسے خوش خبری دینے گیا، لیکن تب تک وہ جا چکا تھا۔"

(مؤطأ الإمام مالك :208/1؛ مسند الإمام أحمد 537,536,302/2؛
سنن النّسائي :995؛ سنن التّرمذي :2897؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے "حسن صحیح غریب" کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (5661) نے "صحیح الاسناد" اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے "صحیح" کہا ہے۔

5. سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ (الكافرون:1)، حَتَّى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ، وَقَرَأَ فِي الْآخِرَةِ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (الإخلاص:1)، حَتَّى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ آمَنَ بِرَبِّهٖ فَقَالَ طَلْحَةُ: فَأَنَا أَسْتَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ.

"ایک شخص کھڑا ہوا، فجر کی دو سنتیں ادا کیں، پہلی رکعت میں سورت کافرون پڑھی، مکمل ہوئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ دوسری میں سورت اِخلاص پڑھی، مکمل ہوئی، تو فرمایا: یہ اپنے رب پر ایمان لایا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ ان دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں پڑھنا

مستحب ہے۔" (صحیح ابن حبان : 6/213، ح :2460، وسندہٗ حسنٌ)

6 شرح معانی الآثار للطّحاوی (1/298) میں الفاظ ہیں :

هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ .

"یہ ہے، وہ انسان، جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔"

اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الافکار:1/503، 504) نے "حسن" کہا ہے۔

معوذتین کی فضیلت

معوذتین قرآن کی آخری سورتیں ہیں، دونوں کی آیات گیارہ ہیں۔ سورت فلق میں چار بار لفظ ''شر'' آیا ہے، اس لیے کہ ہر شر دوسرے سے مختلف ہے۔

1. سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَّمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

''مجھ پر بے مثال آیات نازل ہوئیں۔ وہ معوذتین ہیں۔'' (صحيح مسلم: 814)

2. سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد سورت فلق اور سورت ناس پڑھنے کا حکم دیا۔''

(عمل اليوم والليلة لابن السنّي: 123؛ وسندهٗ صحيحٌ، مسند الإمام أحمد: 155/4؛ وسندهٗ صحيحٌ، وأخرجهٗ أبو داود: 1523؛ والنّسائي: 1327؛ وأحمد: 201/4؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (755) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (2004)

نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ اگلی نماز کی ادائیگی تک شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

3 سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لِي: يَا عُقْبَةُ، أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا؟ فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، قَالَ: فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ، كَيْفَ رَأَيْتَ؟.

''میں دوران سفر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھامے آگے آگے چلا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عقبہ! آپ کو دو بہترین سورتیں نہ سکھلاؤں، آپ ﷺ نے سورت فلق اور سورت ناس سکھائیں۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ میں نے یہ سورتیں سیکھ کر کوئی زیادہ خوشی محسوس نہیں کی۔ نماز فجر کے لیے تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ نماز سے فارغ ہوئے، تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: عقبہ! کیسا لگا؟''

(سنن أبي داود :1462؛ سنن النّسائي :5438؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (535) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

4 سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا أُعَلِّمُكَ مِنْ خَيْرِ سُوْرَةٍ يَّقْرَؤُهَا النَّاسُ؟ قُلْتُ : بَلٰى ، فَقَرَأَ عَلَيَّ : قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثُمَّ انْتَهٰى إِلَى النَّاسِ، وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ بِهِمَا، ثُمَّ قَالَ لِي : اقْرَأْهُمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ .

”آپ کو سب سے عظمت والی سورتیں نہ سکھاؤں؟ جنھیں لوگ تلاوت کرتے ہیں، عرض کیا: جی ضرور! آپ ﷺ نے میرے پاس معوذتین کی مکمل تلاوت فرمائی، پھر جب نماز کھڑی ہوئی، تو نماز میں بھی انھی دونوں سورتوں کی قرأت کی اور فرمایا: عقبہ! ان سورتوں کو سوتے، جاگتے پڑھا کریں۔“

(فضائل القرآن لابن الضّريس :289، عمل اليوم واللّيلة للنّسائي :889، وسندهٗ حسنٌ)

5 سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

بَيْنَا أَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقَبٍ مِّنْ تِلْكَ النِّقَابِ إِذْ قَالَ : أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ؟ فَأَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ؟ فَأَشْفَقْتُ أَنْ يَّكُوْنَ مَعْصِيَةً، فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً، وَنَزَلْتُ، وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ؟ فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ،

فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا، ثُمَّ مَرَّ بِي، فَقَالَ : كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ؟ اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ.

''ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کی سواری کے آگے آگے چل رہا تھا، اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: عقبہ! آپ سوار کیوں نہیں ہوتے؟ ذہن میں آپ کی رفعتِ شان کا خیال آیا کہ میں آپ کی سواری پر کیوں کر سوار ہو سکتا ہوں؟ تھوڑی دیر گزری تھی کہ پھر فرمایا: عقبہ! سوار کیوں نہیں ہوتے؟ اب نافرمانی کا اندیشہ لاحق ہوا، چناں چہ نبی کریم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور میں سوار ہو گیا۔ تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد نیچے اتر آیا اور آپ ﷺ سوار ہو گئے، فرمایا: عقبہ! آپ کو دو عظیم الشان سورتیں نہ سکھاؤں، جنھیں لوگ (بہ کثرت) تلاوت کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے سورت فلق اور سورت ناس پڑھائیں۔ اسی اثنا نماز کھڑی ہو گئی۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور انھی دو سورتوں کی تلاوت فرمائی۔ بعد میں میرے پاس سے گزرے، تو فرمایا: عقبہ! کیسا لگا؟ سوتے، جاگتے یہ سورتیں پڑھتے رہا کریں۔''

(مسند الإمام أحمد : 144/4، سنن النّسائي : 5434، مسند أبي يعلى : 1736، مُشكل الآثار للطّحاوي : 124، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (534) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

6 سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَآءُ فَرَكِبَهَا، وَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ :

اقْرَأْ، قَالَ : وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اقْرَأْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَأْتُهَا، فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا، قَالَ : لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا، فَمَا قُمْتُ يَعْنِي بِمِثْلِهَا .

''رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سفید خچر ہدیہ کیا گیا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے، سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے آگے آگے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پڑھیے! عرض کیا: کیا؟ فرمایا: پڑھیں: ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴾ آپ ﷺ نے دہرایا، میں نے پڑھ لیا۔ اس پر آپ ﷺ کو محسوس ہوا کہ مجھے اس سے کوئی زیادہ خوشی نہیں ہوئی، تو فرمایا: لگتا ہے، آپ نے اس کی قدر و منزلت کو جانا ہی نہیں، حالانکہ میں نے قیام میں اس کی مثل کوئی سورت نہیں پڑھی۔''

(مسند الإمام أحمد : 149/4، سنن النّسائي : 5433، المُعجم الكبير للطّبراني : 337/17، مشكل الآثار للطّحاوي : 126، وسندهٗ صحيحٌ)

7 سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تَبِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ، فَجَعَلْتُ يَدِي عَلٰى قَدَمِهِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقْرِئْنِي إِمَّا مِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ، وَإِمَّا مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ، إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُوْرَةً أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ، وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهٗ مِنْ أَنْ تَقْرَأَ : قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَّا

تَفُوْتَكَ فِي صَلَاةٍ، فَافْعَلْ.

''ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا، آپ سوار تھے۔ میں نے آپ کے قدم پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سورت ہود اور سورت یوسف پڑھا دیں، فرمایا: عقبہ! آپ سورت فلق سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب اور بلیغ سورت نہیں پڑھ سکیں گے، اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو نماز میں اس سورت کا اہتمام کرلیا کریں۔''

(فضائل القرآن لأبي عبيد، ص 271، مسند الإمام أحمد: 155/4، سنن النّسائي: 122/2، 223/8، وسندہٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (798، 1842) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (560/2) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

8 ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَالنَّاسُ يَعْتَقِبُوْنَ، وَفِي الظَّهْرِ قِلَّةٌ، فَحَانَتْ نَزْلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزْلَتِي، فَلَحِقَنِي مِنْ بَعْدِي، فَضَرَبَ مَنْكِبَيَّ، فَقَالَ: قُلْ: أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، فَقُلْتُ: أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُهَا مَعَهٗ، ثُمَّ قَالَ: قُلْ: أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُهَا مَعَهٗ، قَالَ: إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَاقْرَأْ بِهِمَا.

''ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے، چونکہ سواری کے جانور کم تھے۔ لوگ

باری باری سوار ہوتے۔ ایک موقع پر نبی کریم ﷺ اور میرے اُترنے کی باری آئی، تو آپ ﷺ پیچھے سے میرے قریب آئے اور میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ پڑھیں، میں نے پڑھ لیا، نبی کریم ﷺ نے یہ سورت مکمل پڑھی۔ میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ لی، اسی طرح ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھنے کے لیے فرمایا اور پوری سورت پڑھی میں نے بھی پڑھ لی، پھر فرمایا: نماز میں بھی یہ سورتیں پڑھ لیا کریں۔" (مسند الإمام أحمد: 24/5، 79، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

"اس کے راوی صحیح بخاری کے ہیں۔" (مجمع الزّوائد: 148/7)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔ (الدّر المنثور: 684/8)

9 سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ، فَأَصَبْتُ خُلْوَةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟، قَالَ: قُلْ، قُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟، قَالَ: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِأَفْضَلَ مِنْهُمَا.

"میں مکہ مکرمہ کے راستے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ مجھے آپ ﷺ کی خلوت نصیب ہوئی اور آپ کے قریب ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھیں،

عرض کیا: کیا؟ فرمایا: پڑھیں! مکرر عرض کیا: کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے سورت فلق اور سورت ناس پوری پڑھیں اور فرمایا: لوگ جن چیزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں، اُن میں سب سے افضل یہ دو سورتیں ہیں۔''

(سنن النّسائي:5431، معجم الصّحابة لأبي القاسم البغوي: 1677، معرفة الصّحابة لأبي نعيم الأصبهاني:496، وسندهٗ صحيحٌ)

10 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

''نبی کریم ﷺ رات سونے کے لیے بستر پر تشریف لے جاتے، تو دونوں ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان میں پھونکتے، ان میں سورت اِخلاص، سورت فلق اور سورت ناس پڑھتے۔ پھر جہاں تک ممکن ہوتا، اپنے جسم مبارک پر دونوں ہتھیلیاں پھیرتے۔ پہلے سر پر ہاتھ پھیرتے، پھر چہرۂ مبارک اور سامنے بدن پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔'' (صحيح البخاري: 5017)

11 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى

نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا .

''رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے، تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے، جب آپ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی، تو میں معوذات پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ ﷺ کا دست مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔''(صحيح البخاري :5016؛ صحيح مسلم :2192)

12 سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ، ثُمَّ أَعْيُنِ الْإِنْسِ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ.

''رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر (بد) سے پناہ طلب کرتے تھے، جب معوذتین نازل ہوئیں، تو آپ ﷺ نے باقی تمام دعائیں چھوڑ دیں اور معوذتین کا معمول بنا لیا۔''

(سنن النّسائي :5496؛ سنن ابن ماجه :3511؛ سنن التّرمذي :2058؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

13 سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ، وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ، نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ؟ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ

قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِي، وَحِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

''ایک دفعہ شدید بارش اور تاریک رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے، تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو تلاش کر لیا۔ فرمایا: آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے کوئی جواب نہ دیا، فرمایا: کچھ بولیے۔ میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا: کچھ بولیے! میں نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا، تیسری بار ارشاد فرمایا: کچھ تو بولیے! عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا کہوں؟ فرمایا: صبح و شام تین مرتبہ سورت اخلاص، سورت فلق اور سورت ناس پڑھ لیا کریں، یہ آپ کو ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لیے کافی ہوں گی۔''

(سنن أبي داود: 5082؛ سنن التّرمذي: 3575؛ سنن النّسائي: 5430؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

ر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) سورت ناس کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

''اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات، ربوبیت، شہنشاہی اور الوہیت کا تذکرہ ہے۔ وہ ہر شے کا رب، مالک اور الٰہ ہے۔ تمام اشیا اس کی مخلوق ہیں، اسی کی ملکیت ہیں اور اسی کی بندگی میں مشغول۔ لہٰذا وہ حکم دیتا ہے کہ جو بھی پناہ اور بچاؤ کا طالب ہے، وہ اس پاک و برتر صفات والی ذات کی پناہ میں آ

جائے۔ شیطان جو انسان پر مقرر ہے، اس کے وسوسوں سے وہی بچانے والا ہے۔ شیطان ہر انسان کے ساتھ ہے۔ برائیوں اور بدکاریوں کو خوب مزین کر کے لوگوں پر پیش کرتا ہے۔ راہِ راست سے ہٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ اس کے شر سے وہی محفوظ رہ سکتا ہے، جسے اللہ بچا لے۔"

(تفسير ابن كثير : 589/6؛ بتحقيق عبدالرزاق المهدي)